"جامع مسجد نیوکاسل کی تحریک احیائے دین" رسالہ کا آغاز عہدِ نبوی کے ایک منظوم واقعہ سے ہوتا ہے پروفیسر ضیاء احمد صاحب بدایونی کی فکرِ موزوں کا نتیجہ ہے۔ پھر "حرف اوّل" کے بعد "درسِ قرآن" "سیرت و تاریخ اور سوانح" کے زیرِ عنوان چار مقالات ہیں اور پھر روزمرہ کے ضروری مسائل" کے عنوان سے وضو وغیرہ کے چند مسئلے بیان کئے گئے ہیں اور پورا رسالہ ہی اڈیٹر یعنی محمد اسلم صاحب کے قلم سے ہے۔ درمیانی صفحات میں قرآنی آیات بخطِ جلی مع اُردو ترجمہ کے اور اقبال کے جستہ جستہ اشعار بھی درج ہیں۔

سرزمین برطانیہ میں یہ ایک خالص دینی تبلیغی اور مذہبی ماہنامہ اور وہ بھی بزبان اُردو۔ پھر مفت تقسیم ان سب چیزوں کو دیکھ کر خوشی اس قدر ہوئی کہ نظرات کے تینوں صفحے رسالہ اور اُس کے ایڈیٹر کے تعارف کی نذر ہوگئے لیکن درحقیقت ان سطور کا مقصد صرف ذاتی مسرت کا اظہار نہیں ہے بلکہ اپنے نوجوانوں کو اس طرف متوجہ کرنا ہے کہ زندگی اور اعلیٰ تعلیم ان دونوں کا مقصد صرف اتنا ہی نہیں کہ اونچی ملازمتوں عہدوں اور منصبوں کو حاصل کر کے زندگی آرام سے بسر کر دینا نہیں ہونا چاہیئے بلکہ اعلیٰ اقدارِ حیات یعنی دین کی اور انسانیت کی خدمت ہونا چاہیئے۔ اس راہ میں اگرچہ بہت زیادہ جسمانی راحت و آسائش نہیں ملتی لیکن زندگی خود پائدار اور غیرفانی ہوجاتی ہے مگر یہ احساس بھی محض توفیق ہے جو کسی کسی خوش نصیب کو حاصل ہوتا ہے

یہ رتبہ بلند ملا جس کو مل گیا ہر بوالہوس کے واسطے دار و رسن کہاں

اور کوئی شبہ نہیں کہ محمد اسلم انہیں خوش نصیبوں میں سے ہیں جن سے ہمارے نوجوان سبق لے سکتے ہیں۔ اعلیٰ سے اعلیٰ علمی اور تعلیمی ڈگریاں بھی حاصل کر رہے ہیں اور ساتھ ہی دین کی ٹھوس اور بہت مفید خدمات عزم و استقلال اور دل کی لگن کے ساتھ انجام دے رہے ہیں۔ اَللّٰھُمَّ کَثِّرْ اَمْثَالَہٗ۔ رسالہ مذکور کا پتہ حسبِ ذیل ہے۔

Jamiatul Muslimin, 24. East Parade. Newcastle.
upon Tyne - 4.

لیجئے! ترکی میں بھی انقلاب ہوگیا اور صدر، وزیر اعظم اور دوسرے وزیر افسران اور پولیس سب کو گرفتار کر کے حراست میں لے لیا گیا اور فوجی حکومت قائم ہوگئی۔ ابھی چند برسوں میں ہی مغربی ایشیا اور جنوب مشرقی ایشیا میں جو عظیم انقلابات رونما ہوئے ہیں انھوں نے یہ حقیقت بالکل واضح کر دی ہے کہ محض مغرب کی دیکھا دیکھی ایشیا نے اپنے لئے جس طرزِ زندگی کو پسند کیا اور اپنایا تھا اُس کا جامہ ایشیا کے قامتِ موزوں پر راست نہیں آیا اور ہونا بھی یہی چاہئے تھا کیونکہ کپلنگ کے مشہور مقولہ کے مطابق مشرق مشرق ہے اور مغرب مغرب اور یہ دونوں کبھی ایک نہیں ہو سکتے" دونوں کی روایات، کلچر، تہذیب اور اخلاقی و سماجی قدریں ایک دوسرے سے الگ ہیں۔ کوئی پھل کتنا ہی خوش ذائقہ اور لذیذ ہو لیکن ہر زمین میں پیدا نہیں ہو سکتا۔ جو ملک اب تک انقلاب کے عام سیلاب کی زد میں آچکے ہیں اُن کے لئے تو اب یہ بات نکتہ بعد الوقوع کا حکم رکھتی ہے البتہ وہ ملک خوش نصیب ہوں گے جو اس رمز